اور شاگردوں کے تاثرات، ان کے لیے منظوم خراج تحسین، ان کے نام خطوطِ مشاہیر (سید مودودی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، مسعود عالم ندوی، ابوالحسن علی ندوی، غلام رسول مہر، عبداللہ چغتائی، مختار الدین احمد وغیرہ) اور ان کے خطوط بنام مشاہیر وغیرہ۔ ان کی شخصیت کیسی پُرکشش اور علمی اعتبار سے کیسی بلند پایہ تھی کہ ان کے رفقا اور شاگردوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، میاں طفیل محمد، حکیم سید محمود احمد برکاتی، نعیم صدیقی اور پروفیسر خورشید احمد ایسے اصحاب نے انھیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ مرتبین مبارک باد کے مستحق ہیں۔

سچ یہ ہے کہ اتنی ہمہ پہلو تحریروں کے باوجود سید سلیم کی شخصیت کا مکمل احاطہ نہیں ہو سکا ہے۔ غالباً اسی لیے اکیڈمی نے مزید خاص اشاعتوں کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔(مسلم سجاد)

بیدار دل لوگ، شاہ محی الحق فاروقی۔ ناشر: اکادمی بازیافت، اُردو سنٹر، کمرہ نمبر۴، پہلی منزل، اُردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۲۷۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

اکیسویں صدی نے آغاز ہی میں، بہت سے ناخوش گوار واقعات کے ذریعے، بین الاقوامی سطح پر انسانیت کو حزن و یاس کے تحفے دیے ہیں۔ ایسے میں شاہ محی الحق فاروقی کی یہ تالیف، لطافت و انبساط کا ایک گل دستہ نورستہ بن کر سامنے آئی ہے کیونکہ اس کتاب کا مطالعہ ملول انسانوں کی روح کے لیے اُمید اور آس اور بھلائی کی ایک کرن بن کر سامنے آتا ہے۔

چند شخصیات پر زیرنظر مضامین یا خاکے تاثر کے اعتبار سے بھرپور ہیں۔ مصنف نے جن افراد کو اپنا موضوع بنایا ہے، وہ ان کے بنیادی مزاج، افتادِ طبع، انداز فکر و عمل اور طور واطوار کی بوقلمونی کو بڑی سادگی لیکن پرکاری سے زینتِ قرطاس بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کراچی میں تو پرنسپل بشیر احمد صدیقی مرحوم کو جاننے والے کتنے ہی لوگ ہوں گے مگر مجھے اس مطالعے سے وہ اپنے ساتھ ٹہلتے، چائے پیتے اور دفتری ذمہ داریاں نبھاتے محسوس ہو رہے ہیں۔ شاید اس کی وجہ معاملاتِ زیست میں کافی حد تک احساس یگانگت بھی ہے۔ مصنف نے خوردبین سے عیوب کی تلاش سے گریز کیا ہے۔ پروفیسر مشیر الحق شہید کی زندگی پر مشتمل خاکہ دیانت تحریر اور اصابتِ فکر کا عمدہ نمونہ ہے۔ اندازِ تحریر بے تکلفانہ ہے۔ شاہ محی الحق کی بے ساختگی، ندرتِ خیال، بیان کی